کارکنان اور آجران کی راہنمائی کیلئے

کام کے اوقاتِ کار

محکمہ محنت و انسانی وسائل، حکومت پنجاب

کارکنان کے اوقات کار خواہ وہ مرد ہوں یا خواتین ان کی صحت ونشوونما کیلئے ضروری اور مالکان کی سوشل ذمہ داری ہے۔ جیسا کہ لیبر قوانین میں بھی اس کے اطلاق پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔

لفظ ورکر یا فیکٹری ورکر سے کیا مراد ہے ؟

لفظ ورکر کا مطلب ہے ایسا شخص جو براہ راست یا کسی ایجنسی کے ذریعے سے کسی مینوفیکچرنگ پراسس یا کسی صفائی پر مامور ہو خواہ وہ اجرت پر ہو یا نہ ہو، لیکن اُس مشینری کے کسی حصے یا اس کی حدود میں کام کر رہا ہو وہ شخص اس میں شمار نہیں ہوتا جو تنہا کلریکل کام پر مامور ہو۔

خواتین کیلئے کام کے اوقات کی کیا پابندیاں ہیں ؟

قانون کے سیکشن 45 کے مطابق خواتین کیلئے کام کے اوقات شام سات بجے کے بعد اور صبح 6 بجے تک نہیں ہو سکتے۔ اگر مالکان کی جانب سے سواری بمعہ ہر طرح کا حفاظتی انتظام کیا جائے تو رات 10 بجے تک خواتین کسی ایک شفٹ میں ڈیوٹی کر سکتی ہیں۔

موسمی فیکٹریاں

جو فیکٹریاں موسمی ضروریات کیلئے چلائی جاتی ہیں ان میں بالغ کارکن کے اوقات کار 50 گھنٹے ہفتہ وار اور 10 گھنٹے یومیہ کی اجازت دی گئی ہے۔ ویسے جو فیکٹریاں سارا سال چلتی ہیں ان کے کارکنان سے 9 گھنٹے یومیہ ہی کام لیا جاتا ہے۔

کان کنی کی صنعت میں ورکر کیلئے کیا اوقات کار ہیں؟

کان کنی کی صنعت میں کام کرنے والے ورکرز کیلئے دن میں آٹھ گھنٹے اور ہفتے میں 48 گھنٹے کام کی اجازت ہے۔

ٹرانسپورٹ کے شعبے میں ورکر کیلئے کیا اوقات کار ہیں؟

کوئی ورکر دن میں آٹھ گھنٹے اور ہفتے میں 48 گھنٹے سے زیادہ کام کرنے کا پابند نہیں ہے۔ پہلے 5 گھنٹے کے بعد آدھے گھنٹے کا وقفہ ضروری ہے جبکہ اگر ورکر لگاتار 7 گھنٹے کام کر رہا ہے تو اسکے لئے ایسے 2 وقفے ضروری ہیں ہر ورکر کیلئے ہفتے میں 24 گھنٹے کا لگاتار آرام ضروری ہے۔

اخبار کی انتظامیہ میں کام کے کیا اوقات کار ہیں؟

اخبار میں کام کرنے والے افراد کیلئے کام کے اوقات کی حد 42 گھنٹے (علاوہ کھانے کے وقفہ کے) فی ہفتہ ہیں۔ جبکہ پرنٹنگ پریس میں کام کرنے والے ملازمین کیلئے یہ اوقات 9 گھنٹے فی دن یا 48 گھنٹے فی ہفتہ ہیں۔ (جو فیکٹری ایکٹ کے مطابق رجسٹرڈ ہوں)

وہ کون سے قوانین ہیں جو ریڈیو، ٹرانسپورٹ اور اخبار کے علاوہ تقریباً تمام لیبر قوانین کا احاطہ کرتے ہیں؟

ملازمین/ ورکرز کے اوقات کار کیلئے مندرجہ ذیل لیبر قوانین کا اطلاق ہوتا ہے۔

i- فیکٹریز ایکٹ، 1934

ii- ویسٹ پاکستان شاپ اینڈ اسٹیبلشمنٹ آرڈیننس، 1969

iii- دی انڈسٹریل اینڈ کمرشل ایمپلائمنٹ (سٹینڈنگ آرڈرز) آرڈیننس 1968ء

iv- دی مانیز ایکٹ 1923

v- دی روڈ ٹرانسپورٹ ورکرز آرڈیننس 1961

vi- نیوز پیپر ایمپلائز (کنڈیشن آف سروس) ایکٹ 1973۔

کس طرز کی فیکٹریز یا کمرشل ادارہ جات کی انتظامیہ پر اوقاتِ کار کا قانون لاگو ہوتا ہے

دس ملازمین پر مشتمل فیکٹریاں فیکٹریز ایکٹ کے زیر قانون آتی ہیں جہاں کسی قسم کا مینوفیکچرنگ، پیکنگ وغیرہ کا کام ہو رہا ہو۔ جبکہ صوبائی حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی جگہ، ادارے اور تعداد کو اس قانون کے تحت ملازمین کو پابند کرسکتی ہے۔ 5 ملازمین پر مشتمل فیکٹریز کو بھی اس قانون کے تحت پابند کرسکتی ہے۔ اور دیگر اداروں کی انتظامیہ جہاں 10 یا زیادہ ملازمین (ورک مین) ماہرانہ، غیر ماہرانہ، دستی اور کلریکل کام بغیر کسی معاوضہ اور انعام کے کرتے ہوں۔

یومیہ آرام کا وقفہ

فیکٹری میں ہر کارکن کو لگاتار 6 گھنٹے کام کرنے کے بعد 1 گھنٹہ آرام کا وقفہ اور لگاتار 5 گھنٹے کام کرنے کے بعد آدھا گھنٹہ آرام کا وقفہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اوقات کار کا پھیلاؤ

فیکٹری میں کام کرنے والے بالغ کارکنان کے اوقات کار کو اس طرح ترتیب دیں کہ ان کے آرام کے وقفوں کو شامل کرتے ہوئے ساڑھے دس گھنٹے یومیہ سے نہ بڑھیں۔ اگر ان اوقات کار کو بڑھانے کی ضرورت بھی پڑتی ہے تو اس صورت میں مالک فیکٹری چیف انسپکٹر آف فیکٹریز کو لکھ کر اطلاع دینے پر اوقات کار 12 گھنٹے تک بڑھا سکتا ہے۔ ویسے موسمی فیکٹریوں پر ساڑھے گیارہ گھنٹے یومیہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اسی طرح کمرشل اداروں میں بھی بالغ ملازم (ورک مین) کیلئے 10 گھنٹے یومیہ موسم سرما اور 11 گھنٹے یومیہ موسم گرما میں اوقات کار کے پھیلاؤ کا اطلاق ہوتا ہے۔

ورکر کی عمر کے لحاظ سے کیا اقسام ہیں؟

عمر کے لحاظ سے ورکرز کی اقسام نابالغ ورکرز، بالغ ورکرز 18 سال یا اس سے زیادہ عمر کے ورکرز کو کہا جاتا ہے جبکہ 18 سال سے کم عمر کے ورکرز نابالغ ورکرز کہلاتے ہیں۔

دونوں اقسام کے ورکرز کیلئے کام کے اوقاتِ کار کیا ہیں؟

بالغ ورکر کو دن میں 9 گھنٹے اور ہفتے میں 48 گھنٹے سے زیادہ جبکہ نابالغ ورکر کو دن میں 7 گھنٹے اور ہفتے

میں 42 گھنٹے سے زائد کام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دکانوں اور انتظامیہ میں کام کرنے والے ورکرز کیلئے بھی یہی اوقات کار ہیں۔ اور کسی ٹیکنیکل وجہ کی بنا پر فیکٹری میں بالغ ورکر کیلئے کام کے اوقات کار 56 گھنٹے فی ہفتہ ہو سکتے ہیں۔

جب کسی صورت میں کوئی لیبر قانون لاگو نہ ہوتا ہو تو اس کا کیا حل ہے؟

اس صورت میں مالکان یا ملازمین اور مالک کی باہمی گفت وشنید سے معاملہ طے ہوگا لیکن اگر معاملہ لیبر عدالت میں جاتا ہے تو عدالت اس معاملے کا فیصلہ کرے گی۔ کہ ملازمین کے اوقاتِ کار اس حد سے جو قانون نے طے کی ہے تجاوز نہ کریں۔

مزید معلومات کیلئے

ویب سائٹ : www.ciwce.org.pk

آپ لیبر قوانین سے متعلق آگاہی کیلئے کتابچے اور مواد ہماری ویب سائٹ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شکایات اور معلومات

ٹال فری ہیلپ لائن 0800 33 888

یا اپنے ضلع میں ڈسٹرکٹ لیبر آفیسر سے رابطہ کریں

شائع کردہ

لیبر اویئرنس سیل (LABOUR AWARENESS CELL)

ڈائریکٹوریٹ آف لیبر ویلفیئر، محکمہ محنت وانسانی وسائل، حکومت پنجاب

info@ciwce.org.pk www.ciwce.org.pk

تالیف: سعید احمد اعوان، ڈائریکٹر IRI
عظیم شاکر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر IRI
ترجمہ: شوکت نیازی، پروگرام کوآرڈینیٹر
نظرثانی: سید حسنات جاوید، جوائنٹ ڈائریکٹر لیبر

Design by: SHAHKAR 042-37539423, 0314-4093423